الجواب حامداومصلیا

۱۔۔۔واضح رہے کہ اگر صاحبِ نصاب شخص قربانی کی نیت سے جانور خریدے تو اس شخص پر اسی جانور کو قربان کرنا واجب نہیں بلکہ وہ اس جانور کی جگہ دوسرا جانور بھی قربان کرسکتا ہے اسی وجہ سے صاحب نصاب شخص کیلئے قربانی کی نیت سے خریدے ہوئے جانور کو بیچنا بھی درست ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں اگر جانور خریدنے والا شخص صاحب نصاب تھا اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تھا تو اُس کے لئے اس جانور کو بیچنا درست تھا لیکن خریدے ہوئے دوسرے جانور میں صاحب نصاب شرکاء کو شریک کرنا مکروہ تھا البتہ دوسروں کو اِس جانور میں شریک کرنے کے باوجود تمام شرکاء کی قربانی درست ہوگئی اور اس شخص کے لئے بہتر ہے کہ جن صاحب نصاب شرکاء پر قربانی واجب تھی، اُن کے حصوں کی قیمت صدقہ کردے۔ لیکن ایسا کرنا واجب نہیں، ہاں بہتر ہے۔ اور اگر صاحب نصاب شخص خریدے ہوئے جانور میں تمام غیر صاحب نصاب شرکاء کو شریک کرے اور اپنی قربانی کی نیت کے ساتھ ساتھ انکی طرف سے انکے حصوں کی تطوعاً قربانی کرے تو اس صورت میں اس کے لئے کسی شریک کے حصے کی قیمت صدقہ کرنا ضروری نہ ہوگا۔

اور اگر جانور خریدنے والا شخص صاحب نصاب نہ ہو بلکہ غریب ہو تو مشہور قول کے مطابق غیر صاحب نصاب شخص پر قربانی کی نیت سے جانور خریدنے سے اُسی جانور کی قربانی واجب ہو جاتی ہے اور اس شخص کیلئے اس جانور کو بیچنا جائز نہیں ہوتا بلکہ اسی کو قربان کرنا واجب ہوتا ہے۔ یہ قول اکثر فقہاء کرام کا ہے اور اسی کو عام اُردو فتاویٰ میں اختیار کیا گیا ہے۔ لہذا اگر غیر صاحب نصاب شخص قربانی کی نیت سے خریدا ہوا جانور بیچ دے تو اُس پر واجب ہے کہ یا تو وہ اُس کی قیمت صدقہ کرے یا اُسی قیمت کا دوسرا جانور خرید کر اُسے قربان کرے اور اگر غیر صاحب نصاب شخص قربانی کی نیت سے خریدا ہوا جانور بیچ کر دوسرا جانور خرید لے اور دیگر افراد کو بھی اس میں شریک کر کے اُس کی قربانی کرے تو ایسی صورت میں اس شخص پر واجب ہوگا کہ وہ صاحب نصاب شرکاء کے حصوں کی قیمت صدقہ کردے تاہم مشترکہ جانور کی قربانی سے سب شرکاء کی قربانی ادا ہو جائے گی۔

البتہ بعض فقہاء کرام کا مذہب یہ ہے کہ غیر صاحب نصاب شخص پر محض قربانی کی نیت سے جانور خرید لینے سے اس جانور کی قربانی واجب نہیں ہوتی بلکہ اس شخص پر اس جانور کی قربانی واجب ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ یہ شخص قربانی کی نیت سے جانور خرید کر اپنے اوپر اس جانور کی قربانی زبان سے بھی واجب

Scanned by CamScanner

کرلے اس طور پر کہ یوں کہے کہ میرے ذمے اس جانور کی قربانی لازم ہے (جس کو فقہاء کی اصطلاح میں الایجاب بلسانہ کہا جاتا ہے) تو اِس صورت میں اس شخص پر قربانی کی نیت سے خریدے ہوئے اس جانور کی قربانی واجب ہو جائے گی چنانچہ اُس کے لئے اس جانور کا بیچنا جائز نہیں ہوگا بلکہ اُسی کو قربان کرنا واجب ہے اور ایسے جانور میں دوسروں کو شریک کرنے کی صورت میں صدقہ کے وجوب کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

فقہاء کرام کے اس قول کے مطابق اگر غیر صاحب نصاب شخص جانور خرید کر اپنے اوپر اس جانور کی قربانی واجب نہ کرے تو محض قربانی کی نیت سے جانور خریدنے سے اس پر اس جانور کی قربانی واجب نہیں ہوگی چنانچہ اُس کے لئے اس جانور کو بیچنا اور دوسرا جانور خریدنا دُرست ہوگا لیکن دیگر افراد کو اس میں شریک کرنا بہر حال مکروہ ہوگا۔

یہ قول بعض فقہاء کرام کا ہے۔ صاحب فتح القدیرؒ نے اس قول کو النہایہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور علامہ حموی رحمہ اللہ نے الاشباہ کی شرح میں اِس قول کو جمہور کا قول قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ امداد الاحکام میں حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا یہ قول ذکر فرمایا ہے:

> ''حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فقیر کا قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے مسئلے میں میرے نزدیک نوادر کی روایت راجح ہے کیونکہ فقہاء نے ظاہر الروایہ کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ فقیر کا قربانی کی نیت سے جانور خریدنا ایجاب (اپنے اوپر خود واجب کرلینے) کے قائم مقام ہے اور یہ عرفاً قربانی کی نذر ہے۔ پس ظاہر یہ ہے کہ اس کا مدار عرف ہے۔ تو یہ ممکن ہے کہ ان فقہاء کے زمانے میں یہ ایجاب متعارف ہو۔ جبکہ ہمارے زمانے میں فقیر کا قربانی کی نیت سے جانور خریدنے میں ایجاب متعارف نہیں ہے بلکہ نفل کی نیت متعارف ہے اور جانور خریدتے وقت کسی کے بھی دل میں نذر کا مفہوم نہیں ہوتا واللہ اعلم'' (امداد الاحکام جلد ۴، صفحہ ۲۲۲)

اور چونکہ ایجاب بلسانہ کے ذریعے قربانی کے وجوب میں فقیر کے لئے سہولت بھی ہے، اس لئے بعض فقہاء کرام کے اس قول پر عمل کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

معسرا فقد أوجب بالشراء فلا يجوز أن يشرك فيها ، وكذا لو أشرك فيها ستة بعد ما أوجبها لنفسه لم يسعه لأنه أوجبها كلها لله تعالى ، وإن أشرك جاز ، ويضمن ستة أسباعها ، وقيل في الغني : إنه يتصدق بالثمن۔

۲۔۔۔ مسئولہ صورت میں چونکہ ۲۲ ہزار روپے کا جانور خریدنے والا شخص صاحب نصاب ہے اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تھا، لہذا اس کے لئے یہ جانور تبدیل کر کے دوسرے جانوروں کا خریدنا جائز تھا لہذا اس صورت میں شرعاً سب افراد کی طرف سے کی گئی قربانی درست ہوگئی۔

۳۔۔۔ اگر جیل شہر کے اندر ہو اور اتنی بڑی ہو کہ اس کے احاطے میں معتد بہ مقدار لوگوں کی یا قیدیوں کی رہتی ہو اور اس جیل کے احاطے میں کسی ایسی جگہ جمعہ ادا کیا جائے جہاں اس جیل کی آبادی کے تمام افراد کو بآسانی آکر جمعہ پڑھنے کی اجازت ہو تو ایسی صورت میں جیل میں جمعہ درست ہو جائے گا اگرچہ دفاعی، انتظامی یا حفاظتی وجوہ کی بناء پر جیل کے احاطے کے باہر کے افراد کو اندر آنے کی اجازت نہ ہو۔ (ماخذہ التبویب ۱۷/۴۹۲) واللہ اعلم

اویس قاضی
اویس احمد قاضی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۳۰/۳/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۳۰-۳-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۱/۴/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱/۴/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
سید حسین احمد
۱/۴/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱/۴/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۱/۴/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۱/۴/۱۴۳۰ھ

Scanned by CamScanner